اخبار و افکار

وقائع نگار

ادارۂ تحقیقات اسلامی پاکستان

مشہور جرمن خاتون ڈاکٹر اینی ماری شمل یکم ستمبر ۱۹۷۳ء ادارے میں تشریف لائیں ۔ سیمینار ہال میں رفقائے ادارہ کا ایک جلسہ استقبالیہ ہوا ۔ جناب ڈاکٹر عبدالواحد ھالے پوتا ڈائرکٹر نے اپنی تعارفی تقریر میں مشرقی علوم اور مشرقی زبانوں سے ڈاکٹر شمل کی دلچسپی کا ذکر کیا اس کے بعد ڈاکٹر شمل نے اسلامی تصوف کی تاریخ پر ایک تقریر کی۔ انھوں نے اس خیال کی تردید کی کہ اسلام میں تصوف زمانۂ ما بعد کی پیداوار اور بیرونی اثرات کا نتیجہ ھے ۔ اور کہا کہ اسلامی تصوف قرآن و سنت سے ماخوذ ھے اور اس کی اپنی خاص روایات ھیں ۔

۲۲ ستمبر کو ساڑھے دس بجے سعادت مآب جناب حسن قطبی صاحب وزیر حج (سعودی عربیہ) ادارہ میں تشریف لائے ۔ موصوف اس سے پہلے بھی جب کہ وہ وزیر نہ تھے ایک بار ادارہ میں تشریف لاچکے ھیں ۔ اور ادارہ سے اچھی طرح واقف ھیں ۔

اس بار جب آپ تشریف لائے تو ڈاکٹر ھالے پوتا صاحب ڈائرکٹر ادارۂ تحقیقات اسلامی اور دیگر رفقائے ادارہ نے ان کا استقبال کیا ۔ سابق ڈائرکٹر جناب ڈاکٹر معصومی بھی اس موقع پر آگئے تھے ۔

ادارہ میں جناب قطبی صاحب نے کارکنان ادارہ سے ملاقات کی ۔ اور کارکنان ادارہ نے ان کو مرحبا کہا ۔ مولانا عبدالرحمن صاحب طاھر سورتی

نے اپنے کلمات استقبالیہ کے ساتھ اپنی اہلیہ محترمہ کے کہے ہوئے چند عربی اشعار بھی پیش کئے۔

جناب قطبی صاحب نے اپنی جوابی تقریر میں اسلامی اتحاد و یکجہتی کی تاکید کی، دین سے وابستہ رہنے کی تلقین فرمائی اور کہا کہ سعودی عرب کے عوام اور وہاں کی حکومت پاکستانیوں کو حقیقتاً اپنے بھائی سمجھتی ہے اور انشاءاللہ ہمیشہ میل و محبت کے ساتھ یہ دینی و ایمانی رشتہ قایم رہے گا۔

جناب ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی صاحب طویل رخصت لے کر اپنے بعض اعزہ سے ملاقات کے لئے واشنگٹن (امریکہ) گئے ہیں۔ امید ہے کہ دو تین ماہ کے بعد واپس آئیں گے۔

جنوبی کوریا

جنوبی کوریا میں پہلے مقامی مسلمان نہیں تھے، صرف چند بیرونی حضرات متفرق مقامات میں وقتی طور پر آتے جاتے رہتے تھے۔ ۱۹۵۲ء میں ترک فوجیوں کی ایک مختصر سی جماعت ادارۂ اقوام متحدہ کی درخواست پر یہاں پہنچی تو اسے محاذ جنگ سے علحدہ ایک مقام پر رکھا گیا۔ مسلمان سپاہیوں نے اس فرصت سے فائدہ اٹھا کر گردوپیش کی کوریائی آبادی کو اسلام کی صداقت اور اسلامی اخلاق کا سبق پڑھا۔ اور جب یہ لوگ اپنے وطن واپس ہوئے تو انھوں نے کوریائی مسلمانوں کی ایک مختصر سی جماعت یعنی صرف تین ہزار مسلمان وہاں چھوڑے۔ یہ نو مسلم حضرات اب خود تبلیغی کام کرنے لگے، انھوں نے اپنے چند منتخب نوجوانوں کو پاکستان اور مصر بھیج کر اسلامی عقاید و اعمال کی تعلیم دلوائی۔ اور انھوں نے اپنے وطن واپس جاکر محنت و اخلاص کے ساتھ کام کیا۔

اب کوریا میں تقریباً تین لاکھ مسلمان ہیں، انھوں نے مسجد اور اسلامی مرکز کی تعمیر کے لئے حکومت کوریا سے درخواست کی تو وزیر اعظم کوریا

نے انھیں اس مقصد کے لئے ایک وسیع قطعۂ اراضی حکومت کی طرف سے دے دی ہے۔ اور وہ لوگ کوریا میں پہلی مسجد اور اسلامی تعلیمات کا مرکز تعمیر کررہے ہیں۔

یوگنڈا

یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ تقریباً چار ہزار مزید یوگنڈی باشندوں نے به رضا و رغبت کفر کی ظلمت سے نجات حاصل کرکے دین اسلام اختیار کرلیا ہے۔

انڈونیشیا

یہاں حال ہی میں منعقد ہونے والے مقابلۂ حفظ قرآن و حسن قرات میں ہزاروں اشخاص نے حصه لیا۔ اور بڑے بڑے گراں قدر انعامات حاصل کئے۔

جاوا

وسطی جاوا کی اسلامی تنظیموں نے حکومت سے مطالبه کیا ہے که سنگاپور میں طبع ہونے والے قرآن مجید کے نسخوں کا داخله انڈونیشیا میں ممنوع قرار دیا جائے کیونکه اس میں بہت سی طباعتی غلطیاں ہیں جو تلاوت میں مخل ہوتی ہے۔

مراقش

حکومت مغربیه مراقش نے اعلان کیا ہے که حفظ احادیث نبویه کا ایک مقابله منعقد ہوگا۔ جسے کم از کم پانچ سو احادیث نبویه مع اسناد یاد ہوں گی، اسے گرانقدر انعامات دئے جائیں گے۔

میونخ

میونخ (سوئستان) کے اسلامی مرکز کا افتتاح ۲۴ اگست ۱۹۷۳ء کو شیخ محمود صبحی سکریٹری جمعیة اسلامیه لیبیا نے کیا۔ ان کو خاص اس مقصد کے لئے سے بلایا گیا تھا۔ ممتاز مقررین میں جرمن اسلامی سوسائٹی کے صدر جناب فیض یزدانی بھی شامل تھے۔